87846 ـ اسلام میں سیاحت کی حقیقت اور اس کی انواع واحکام

سوال

برائے مہربانی آپ مجھے اسلامی سیاحت کے متعلق اہم اور تفصیلی معلومات فراہم کریں، یا یہ کہ اسلام میں سیاحت کسے کہتے ہیں ؟

یا پھر اسلامی سیاحت کے اصول و ضوابط کیا ہیں، اور اسلامی سیاحت کس طرح بنائی جا سکتی ہے ؟

یا یہ کہ ہمارا ملك کس طرح اسلامی سیاحت ملك بن سکتا ہے، یا اسلامی سیاحت کے منصوبہ جاتا کیا ہیں ؟

اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سیاحت کے کئی ایك لغوی معانی بیان کیے گئے ہیں، لیکن آج کل کی مشہور اصطلاح میں سیاحت اس میں سے کچھ معانی پر مقتصر کر دی گئی ہے، تو اس طرح سیر و تفریح، یا کچھ تلاش کرنے اور سرچ کرنے، کی غرض سے مختلف علاقوں میں گھومنے پھرنے وغیرہ پر سیاحت پر دلالت کرتے ہیں، نہ کہ کمائی اور ملازمت رہائش کی بنا پر علاقوں اور ملکوں میں گھومنے پر.

دیکھیں: معجم الوسیط (469).

شریعت ا سلامیہ کی نظر میں سیاحت پر بات کرنے سے قبل درج ذیل تقسیم کرنا ضروری ہے:

اول:

اسلام میں سیاحت کا مفہوم:

اسلام اس لیے آیا کہ بشری ناقص عقل کے بہت سارے غلط مفاہیم کو تبدیل کرے،اور انہیں اعلی اقدار اور اخلاق فاضلہ اور افضل امور کے ساتھ مربوط کرے، بعض پہلی امتوں میں سیاحت کا مفہوم نفس کو تکلیف و اذیت دینے،اوراسے زمین میں جبرا سفر کرنے سے مرتبط، اور بطور سزا اسے تھکانے، دنیا سے بے رغبتی کرنا سیاحت

سمجھا جاتا تھا، تو دین اسلام نے کر اس منفی اور سلبی مفہوم کو باطل کیا، جو کہ سیاحت کے برعکس ہے.

ابن ہانئ امام احمد بن حنبل سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ:

کیا آپ کو سیاحت کرنے والا شخص زیادہ پسند ہے، یا کہ علاقے میں مقیم شخص ؟

تو احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اسلام کے اندر کسی چیز میں سیاحت نہیں، اور نہ ہی یہ انبیاء اور صالحین کا عمل ہے "

دیکھیں: تلبیس ابلیس (340).

امام احمد رحمہ اللہ کی اسلام کلام پر ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ تعلیق کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اس طریقہ کی سیاحت ان گروہوں نے کی جنہیں بغیر علم کے اجتهاد اور عبادت کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، اور ان میں ایسے بھی شامل ہیں جب انہیں ا سکا علم ہوا تو انہوں نے اس سے رجوع کر لیا "

دیکھیں: فتح الباری ابن رجب (1 / 56).

چنانچہ اسلام آیا تا کہ سیاحت کے مفہوم اونچا کرے، اور اسے عظیم مقاصد اور شریف غرض و غایت اور مقاصد کے ساتھ مربوط کرے، جن میں سے چند ایک یہ ہے:

1 – اسلام نے سیاحت کو عبادت کے ساتھ مربوط کرتے ہوئے ارکان اسلام میں سے ایک رکن (حج) کی ادائیگی کے لیے سفر (یا سیاحت) کرنا واجب کیا، حج کا سفر معلوم مہینوں میں کیا جاتا ہے، اور عمرہ کی ادائیگی کے لیے سارا سال ہی سفر کرنا مشروع کیا.

اور جب ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر سیاحت (قدیم مفہوم جس میں رہبانیت یا صرف نفس کوت لکیف دینے کے لیے سفر کیا جاتا تھا) کی اجازت طلب کرتا ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاحت سے بھی اعلی اور قیمتی مقصد کی طرف راہنمائی کرتے ہوئے فرمایا:

یقینا میری امت کی سیاحت جہاد فی سبیل اللہ ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2486) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے حسن قرار دیا ہے، اور عراقی نے تخریج احیاء علوم الدین (2641) اس کی سند کو جید کہا ہے.

تو ذرا غور كريں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے مشروع اور مندوب سياحت كو كس طرح ايك عظيم غرض اور اعلى ہدف اور قيمتى مقصد سے مربوط كيا.

2 – اسى طرح دين اسلامى كے مفہوم ميں سياحت علم و معرفت كے ساتھ ملى ہوئى ہے، اسلام كے ابتدائى دور ميں طلب علم اور علم پھيلانے كى غرض سے بڑے عظيم اور قوى قسم كے سياحتى سفر ہوئے، حتى كہ خطيب بغدادى رحمہ اللہ نے اپنى مشہور كتاب " الرحلۃ فى طلب الحديث " حديث كے حصول كے ليے سفر جيسى عظيم كتاب لكھى، جس ميں ايك حديث كے ليے سفر كرنے والوں كے سفر جمع كيے ہيں !

اور اسى وجہ سے بعض تابعين حضرات نے درج ذيل فرمان بارى تعالى كے متعلق كہا ہے:

فرمان بارى تعالى ہے:

وہ ايسے ہيں جو توبہ كرنے والے، عبادت كرنے والے، حمد و تعريف كرنے والے، روزہ ركھنے، ، (يا راہ حق ميں سفر كرنے والے) ركوع كرنے والے، سجدہ كرنے والے، نيك باتوں كى تعليم دينے والے، اور اللہ كى حدود كا خيال ركھنے والے ہيں، اور ايسے مومنوں كو آپ خوشخبرى سنا ديجئے التوبۃ (112).

عكرمہ كہتے ہيں: " السائحون " يہ طالب علم ہيں.

اسے ابن ماجہ نے اپنى تفسير (7 / 429) ميں روايت كيا ہے، اور فتح القدير (2 / 408) بھى ديكھيں.

اگرچہ اس كى صحيح تفسير وہى ہے جس پر جمہور سلف ہيں كہ اس سے مراد روزہ دار ہيں.

3 – اسلام ميں سياحت كے مقاصد ميں عبرت اوروعظ و نصيحت شامل ہيں، قرآن مجيد ميں كئى ايك مقامات پر زمين ميں گھومنے پھرنے كا حكم ديا گيا ہے:

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

كہہ ديجئے كہ زمين ميں چلو پھر اور سير كرو، پھر ديكھو كہ جھٹلانے والوں كا انجام كيا ہوا الانعام (11).

اور ايك دوسرے مقام پر اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان كچھ اس طرح ہے:

كہہ ديجئے زمين ميں چلو پھرو پھر ديكھو كہ مجرموں كا انجام كيا ہوا النمل (69).

قاسمى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" یہ وہ لوگ ہیں جو علاقوں اور گھروں میں آثار دیکھنے کے لیے جاتے ہیں، تا کہ اس سے وعظ و عبرت اور دوسرے فوائد حاصل کیے جائیں.

دیکھیں: محاسن التاویل (16 / 225).

4 – اسلام میں سیاحت کا سب سے عظیم مقصد دعوت الی اللہ، اور اس نور و روشنی کی تبلیغ ہے جو نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی، اور رسولوں اور انبیاء اور ان کے بعد صحابہ کرام کا بھی یہی عمل تھا، ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کرام روئے زمین پر پھیل گئے اور لوگوں کو خیر و بھلائی کی تعلیم دی، اور انہیں کلمہ حق کی دعوت دی، ہم امید کرتے ہیں کہ آج کی سیاحت بھی اسی عظیم مقصد کو اپنے اندر سموئے گی، جو بہت ہی شریف غرض و غایت و ہدف ہے.

5 – آخر میں ہم یہ کہنا چاہینگے کہ: اسلام میں سیاحت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالی کی مخلوقات میں غور و فکر اورتدبر، اور اس دنیا کی خوبصورتی سے تفریح حاصل کرنے کے لیے سفر کیا جائے، تا کہ وہ بشری نفس میں ایمانی قوت کے اضافہ اور اللہ تعالی کی وحدانیت پر ایمان کا باعث ہو، اور زندگی کے واجبات کی ادائیگی میں ا سکا معاونت بھی کرے، کیونکہ اس کے بعد نفس کی تفریح ضروری ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

کہہ دیجئے کہ زمین میں چل پھر کر دیکھو تو سہی کہ کس طرح اللہ تعالی نے مخلوق کی ابتداءً پیدائش کی، پھر اللہ تعالی ہی دوسری نئی پیدائش کریگا، اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے العنکبوت (20).

دوم:

اسلام میں مشروع سیاحت کے اصول و ضوابط:

ہماری پرحکمت شریعت اسلامیہ بہت سارے ایسے احکام لائی ہے جو سیاحت کو منظم اور اس کی راہنمائی کرتے ہیں، تا کہ سیاحت کے مقاصد پورے ہو سکیں، اور حد سے تجاوز کر کے ضیاع کا باعث نہ بنے، تواس طرح سیاحت معاشرے کے لیے شر و ضرر اور نقصان کا مصدر بن کر رہ جائے، وہ احکام درج ذیل ہیں:

1 – تین مسجدوں کے علاوہ کسی اورجگہ کی تعظیم کے قصد سے سفر کرنے کی حرمت.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تین مسجدوں مسجد حرام، اور مسجد نبوی، اور مسجد اقصی کے علاوہ کسی اور کی جانب سفر نہ کیا جائے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1132) صحیح مسلم حدیث نمبر(1397)

اس حدیث میں " دینی " سیاحت کی ترویج کی حرمت کی دلیل پائی جاتی ہے، جیسا کہ تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور جگہ کے لیے اسے نام دیتے ہیں، اور جس طرح کوئی شخص قبروں، درگارہوں، اور درباروں کی زیارت کی سیاحت دعوت دے، اور خاص کر وہ دربار اور درگاہیں جن کی لوگ تعظیم کرتے ہیں، اور وہاں جا کر کئی قسم کے شرك و بدعات اور کبیرہ گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں، اس لیے شریعت اسلامیہ میں ان تین مساجد کے علاوہ کسی اور جگہ کی تقدیس اور عظمت نہیں ہے.

ابو ہر یرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" میں طور پہاڑ کی جانب جانے کے لیے نکلا تو راستے میں مجھے کعب الاحبار رضی اللہ تعالی عنہ ملے تو میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا.....

توانہوں نے طویل حدیث بیان کی اور پھر کہنے لگے:

پھر میں بصرہ بن ابی بصرہ غفاری سے ملا تو وہ کہنے لگے: کہاں سے آئے ہو ؟

تو میں نے کہا طور پہاڑ سے، تو وہ کہنے لگے: اگر میں تمہیں وہاں جانے سے پہلے مل جاتا تو آپ وہاں نہ جاتے، میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

" تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور کی طرف سواری تیار کر کے نہیں لے جائی جا سکتی، مسجد حرام، اور میری یہ مسجد، اور مسجد ایلیا یا بیت المقدس "

موطا امام مالك حدیث نمبر (108) سنن نسائی حدیث نمبر (1430) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس لیے ان تین جگہوں کے علاوہ کسی اور مقدس جگہ کا قصد لے کر سفر کرنا جائز نہیں، ا سکا یہ معنی یہ نہیں کہ مسلمانوں کے ممالك میں مسجدوں کی زیارت کرنا ہی حرام ہے، بلکہ مسجد کی زیارت کرنا مشروع اور مستحب ہے، بلکہ صرف اس غرض سے سفر کرنا ممنوع ہے، اگر سفر سے ا سکا کوئی اور مقصد ہو، اور یہ زیارت اس کے تابع ہو کر ہوئی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، بلکہ نماز جمعہ اور نماز پنجگانہ کی ادائیگی کے لیے مسجد جانا فرض ہو جائیگا.

اور دوسرے ادیان کی مقدس جگہوں کی زیارت کے لیے جانا اور سفر کرنا بالاولی حرام ہوگا، مثلا کوئی شخص ویٹکن کی زیارت کے جائے، یا پھر بدھ مت کے بتوں وغیرہ کی زیارت کے لیے.

2 – مسلمان شخص كا كفار ممالك كى مطلقا سياحت كرنے كى حرمت دلائل بهى آئے ہيں، كيونكہ جو قوميں ہمارے دين پر عمل نہيں كرتيں اور دين اسلام كا خيال نہيں ركھتى، اور نہ ہى ہمارے اخلاق پر عمل كرتى ہيں اس سے ميل جول ركھنے سے مسلمان شخص كے دين اور اخلاق ميں كئى قسم كى خرابياں پيدا ہوتى ہيں، اور خاص كر جب اس سفر كى علاج يا تجارت وغيرہ جيسى كوئى ضرورت بهى نہ ہو، بلكہ صرف سير و تفريح كے ليے تو اللہ تعالى نے مسلمان ملكوں ميں الحمد للہ بہت كچھ ركھا ہے، جو كفار كے ممالك كى سير و تفريح كرنے سے ہميں مستغنى كر ديتى ہے.

شيخ صالح الفوزان حفظہ اللہ كہتے ہيں:

" كفار ممالك كى جانب سفر كرنا جائز نہيں؛ كيونكہ كفار سے ميل جول، اور ان كے مابين رہنے سے عقيدہ اور اخلاق كو خطرہ ہے، ليكن اگر كوئى بہت زيادہ ضرورت پيش آ جائے، اور ان كےممالك جانے كى غرض صحيح ہو مثلا كسى ايسى مرض سے علاج كروانا جو مسلمان ممالك ميں نہيں، يا پهر ايسى تعليم جس كا مسلمان ممالك ميں حاصل كرنا ممكن نہيں، يا تجارتى سفر، تو يہ غرض صحيح ہے، اوراس كے ليے كفار ممالك كا سفر كرنا جائز ہے ليكن اس ميں بهى ايك شرط ضرورى ہے كہ: اسلامى شعائر كى حفاظت ہو، اور وہ شخص ان كے ممالك ميں جا كر اپنے دين پر عمل كر سكتا ہو، اور وہ سفر صرورت كے مطابق ہو، جيسے ہى ضرورت ختم ہو مسلمان ممالك واپس آ جائے.

ليكن سياحتى سفر تو بالكل جائز نہيں؛ اس ليے كہ مسلمان شخص كو اس كى ضرورت ہى نہيں، اور نہ ہى اس ميں كوئى ايسى مصلحت ہے جو ايسى چيز كے برابر يا اس سے بڑھ كر ہو جس ميں اس كے دين و عقيدہ كو خطرہ پيش ہو.

ديكھيں: المنتقى من فتاوى الشيخ الفوزان (2) سوال نمبر (221).

اور ہمارى اسى ويب سائٹ پر اس مسئلہ كےمتعلق تفصيلى بيان موجود ہے، آپ اس كے ليے سوال نمبر (13342) كے جواب كا مطالعہ كريں.

3 – اور اس ميں كوئى شك نہيں كہ شريعت ا سلاميہ ايسى جگہوں كى سير و سياحت كرنے سے منع كرتى اور روكتى ہے جہاں فساد و خرابياں ہوں كہ وہاں شراب نوشى اور فحاشى اور معصيت و نافرمانيوں كا ارتكاب ہوتا ہو، مثلا ساحل جہاں بےلباس ہو كر نہايا جائے، اور فحاشى كى تقريبات، اور فسق و فجور والى جگہيں، يا پهر بدعتى قسم كے تہوار منعقد كرنے كے ليے سفر كرنا، كيونكہ مسلمان شخص كو معاصى و نافرمانيوں سے دور رہنے كا حكم ہے، اس ليے نہ تو وہ خود معصيت و نافرمانى كا مرتكب ہو، اور نہ ہى وہ معصيت كا ارتكاب كرنےوالى قوم كے ساتھ بيٹھے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے:

" سیر و سیاحت کی غرض سے فساد اور برائی والی جگہوں کی جانب سفر کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ اس میں دین اور اخلاق کو خطرہ ہے؛ اس لیے کہ شریعتا سلامیہ نے شرکی جانب لے جانے والے وسائل کو بھی روکا اور منع کیا ہے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (26 / 332).

تو پھر اس سیر و سیاحت کا حکم کیا ہو گا جو معصیت و فحاشی پر ابھارے اور انسان کو ایسا کرنے پر اکسائے، اور ا سکا تعاون کرنے اور اسے قائم رکھنے کے لیے ہو؟!

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کا یہ بھی کہنا ہے:

" اگر یہ سیاحت معصیت و نافرمانی کے ارتکاب میں سہولت و آسانی پیدا کرے، اور اس کی دعوت دے تو اللہ تعالی اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اللہ کی نافرمانی اور اس کے حکم کی مخالفت میں معاون بنے، اور پھر جو کوئی بھی کسی چیز کو اللہ تعالی کےلیے چھوڑتا اور ترک کرتا ہے تواللہ تعالی اسے اس سے بھی بہتر چیز عطا فرماتا ہے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (26 / 224).

3 – رہا مسئلہ پہلی قوموں کے آثار اور ا نکی جگہوں کو دیکھنا اور ا نکی زیارت کرنا تو اس کے متعلق گزارش ہے کہ:

اگر تو وہ جگہیں عذاب والی ہوں، جہاں اللہ کے ساتھ کفر کی بنا پر انہیں زمین میں دھنسا کر ہلاک کیا گیا ہو، یا پھر شکلیں مسخ کر دی گئیں ہوں، یا پھر انہیں تباہ و برباد کیا گیا ہو، تو ان جگہوں کو سیاحت کا مقام بنا لینا جائز نہیں.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

تبوک کے علاقے (البدع) شہر میں آثار قدیمہ اور پہاڑوں میں کریدے ہوئے گھر پائے جاتے ہیں، بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ شعیب علیہ السلام کی قوم کی بستی تھی، سوال یہ ہے کہ:

کیا یہ ثابت ہے کہ شعیب علیہ السلام کی قوم کی بستی یہی ہے، یا ثابت نہیں ؟

اور سیر و تفریح اور اس جگہ کو دیکھنے، یا پھر عبرت و نصیحت کی غرض سے ان آثار کی زیارت کرنے کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

تاریخ کی خبر رکھنے والوں کے ہاں یہ مشہور ہے کہ " مدین " کی بستی جن کی طرف شیعب علیہ السلام کو نبی بنا پرمبعوث کیا گیا تھا وہ جزیرہ عرب کے شمال مغرب میں واقع ہے، جسے آج " البدع " اور اس کے ارد گرد کا علاقہ کہا جاتا ہے، لیکن حقیقت حال کیا ہے، ا سکا اللہ ہی کو علم ہے.

اور اگر یہ صحیح ہے تو پھر سیر و تفریح کی غرض سے دیکھنے جانا جائز نہیں؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب حجر جو کہ ثمودیوں کی بستی ہے وہاں سے گزرتے ہوئے فرمایا تھا:

تم ان لوگوں کی بستی میں مت جاؤ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، خدشہ ہے کہ کہیں تمہیں بھی وہی عذاب نہ پہنچ جائے جو انہیں پہنچا تھا، اگر داخل ہو ہونا چاہتے ہو تو پھر وہاں روتے ہوئے جاؤ "

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے پر کپڑا لپیٹ لیا، اور وہاں سے تیزی کے ساتھ گزر گئے حتی کہ اس وادی کو پار کیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3200) صحیح مسلم حدیث نمبر (2980).

ابن قیم رحمہ اللہ غزوہ تبوك سے مستنبط شدہ فوائد اور احکام بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اور ان میں یہ بھی شامل ہے کہ:

جو شخص بھی ان لوگوں کی بستی سے گزرے جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا، اور عذاب سے دوچار کیے گئے، اسے چاہیے کہ وہ وہاں داخل مت ہو، اور نہ ہی وہاں ٹھرے، بلکہ وہ تیزی کے ساتھ وہاں سے گزر جائے، اور اپنے چہرے پر کپڑا لپیٹ کر وہاں سے نکل جائے، اور اس بستی میں داخل ہو تو روتا ہوا اور عبرت پکڑتا ہوا داخل ہو.

اور منی اور مزدلفہ کے درمیان وادی محسر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تیزی سے گزرنا بھی اسی ناحیہ سے ہے، کیونکہ یہ وہ جگہ ہے جہاں اللہ تعالی نے ہاتھیوں کے لشکر کو ہلاك کیا تھا "

دیکھیں: زاد المعاد (3 / 560).

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی مندرجہ بالا حدیث کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" اور یہ ثمودیوں وغیرہ دوسرے جن کی صفات بھی یہی ہوں کو بھی شامل ہے، چاہے ان کےمتعلق سبب وارد ہوا ہے "

دیکھیں: فتح الباری (6 / 360).

اور آپ درج ذيل كتاب كا بھی مطالعہ كريں.

مجموعة ابحاث كبار علماء فى المملكة العربية السعودية جلد نمبر (3) عنوان " حكم احياء ديار ثمود "

اور سوال نمبر (20894) كے جواب كا بھی مطالعہ كريں.

5 – اور بغير محرم كسی بھی عورت كا سفر كرنا بھی جائز نہيں، علماء كرام نے حج يا عمره كا سفر بھی محرم كے بغير حرام ہونے كا فتوى ديا ہے، تو پھر سير و سياحت كے سفر جس ميں بہت سارا تساہل اور حرام كرده مرد و عورت كا اختلاط پايا جائے ا سكا حكم كيا ہو گا ؟

اس كی تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (3098) اور (45917) اور (4523) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

6 – رہا يہ مسئلہ كہ كفار كے ليے مسلمانوں كے ملك ميں سياحتی سفر كا انتظام كرنا: تو اس ميں اصل يہی ہے كہ ايسا كرنا جائز ہے، جب كافر سياح كو مسلمان حكومت اپنے ملك ميں داخل ہونے كی اجازت دے تو وہ كافر وہاں سے جانے تك وہ معاہد بن جائيگا، ليكن اس كافر كے ليے مسلمان ملك ميں رہتے ہوئے دين اسلام كا احترام كرنا ہوگا، اور مسلمانوں كی اخلاقيات اور ثقافت كا بھی احترام كريگا.

نہ تو وہ اپنے كفريہ دين كی دعوت پيش كر سكتا ہے، اور نہ ہی دين اسلام پر باطل ہونے كا بہتان لگا سكتا ہے، اور مسلمان ملك ميں پورا ستر ڈھانپنے والا لباس پہن كر باہر نكلے، ايسا نہيں كہ جيسا وہ اپنے ملك ميں ادھا ننگا ہو كر باہر گھومتا پھرے، اور نہ ہی وہ اپنی كافر قوم كا جاسوس بن كر جاسوسی كرے، آخر ميں يہ بھی ہے كہ كافر شخص كو حرمين يعنی مكہ اور مدينہ ميں جانے ممكن نہيں بنانا چاہيے.

سوم:

يہ كسی پر مخفی نہيں كہ آج كل كی سياحت ميں غالبا معصيت اور فحش كام،اور حرام كرده كاموں مثلا: معروف جگہوں پر بےپردگی، اور مرد و عورت كا اختلاط، اور شراب نوشی، اور فسق و فساد كی ترويج، اور كفار سے مشابہت، اور كفار كی عادات و اخلاق كو اپنانا، حتی كہ ان كی خبيث قسم كی بيمارياں اپنانے كا بھی ارتكاب كيا جاتا ہے، چہ جائيكہ اس پر مال بھی ضائع ہونے كے ساتھ ساتھ وقت اور جھد بھی ضائع ہوتی ہے.

اور ان سب اشياء كو ايك " سياحت " كے خوبصورت غلاف ميں پيش كيا جاتا ہے، اس ليے ہم ہر دينی، اخلاقی اور امت كی غيرت ركھنے والے شخص كو نصيحت كرتے ہيں كہ اللہ تعالی كا خوف ركھتے ہوئے اس سے ڈرے اور فاسق قسم كی اس سياحت كی ترويج ميں معاون ثابت نہ ہو، بلكہ وہ اس كے خلاف اعلان جنگ كرے، اور جو ثقافت

اس کی ترویج کر رہی ہے اس کے مخالف ہو کر لڑے، اور اسے اپنے دین، اپنی اسلامی ثقافت، اور اپنے اسلای اخلاق پر فخر کرنا چاہیے کہ اس نے اسے ہر قسم کے فساد اور خرابیوں سے محفوظ رکھا ہے، اور اس کے بدلےمیں اللہ کی مخلوق اور مسلمانوں کے ان ممالك میں جہاں اسلامی تعلیمات کا التزام کیا جاتا ہے، ایك وسیع سیاحتی میدان دیا ہے.

واللہ اعلم .